سوال

(74) جناب نے بیان فرمایا ہے کی کھیتی کی زکوٰۃ کھیت کٹتے ہی دی جائے...الخ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب نے بیان فرمایا ہے سالکہ ربیع الاول ص۵۵ ۱ سوال نمبر ۵۴۹ کے جواب میں کہ کھیتی کی زکوٰۃ کھیت کٹتے ہی دی جائے ،بخلاف روپے کی زکوٰۃ کے کہ اس میں سال گزرنے پر دی جائے ۔ کیا جومالک نصاب نہیں ، جیسا کہ روپے کی زکوٰۃ سال گزرنے پر دی جائے گی ، تو مقروض کے پاس تو سال گزرنے تک رو

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پر زکوٰۃ بھی نہیں ،جس مقروض کے پاس سال گزرنے تک روپیہ نہیں بلکہ اس نے قبل از اختتام سائل وائن کو سب روپیہ ادا کر دیا اسی طرح تمام غلہ قرض خواہ کو دے دیا، اوراس کے ملک میں زکوٰۃ کے قابل نہیں ،بچا تو ایسے شخص پر زکوٰۃ نہیں ۔ ہاں جو مدیوں وائن کو روپیہ وغیرہ ابھی نہ دے ، اپنے پاس رکھے ، ا

طَيِّبَٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ ٱلْأَرْضِ

؛والسلام فیما سقت السماء والعیون اوکان عثریا العشر وفیما سقی بالنضح نصف العشر)) (متفق علیہ)

الغرض زمین کا خراج، لگان ، معاملہ ، محصول ، آبیانہ ادا کرنا پڑتا ہو یا نہ پڑتا ہو ہر حالت میں زکوٰۃ واجب ہے ، صرف فرق اتنا ہے کہ جس زمین پر آبیانہ وغیرہ کا خرچ کافی پڑتا ہے ، اس میں نصف عشر (بیسواں حصہ) ہے ، اور جس پر خرچ وغیرہ نہیں آتا ، اس میں (عشر) دسواں حصہ) ہے ، جو لوگ زمین کے لگان خر

، عمر بن عبدالعزیز اَنَّہ قال لمن قال انما علی الخراج الخراج علی الارض والعشر علی الحب اخرجہ البیہقی من طریق یحییٰ بن الام فی الخراج لہ وفیھا عن الزہری لم یزل المسلمون علی عہد رسول اللہ ﷺ وبعدہٗ یعاملون علی الارض ویستکرونھا ویؤدون الزکوٰۃ عما یخرج منھا وفی الباب حدیث ابن عمر فیما سقت السماء عن

ج ولگان وغیرہ ادا کرتے ہیں ، لہٰذا ہم پر زکوٰۃ واجب نہیں ، ان کو امیر المؤمنین عمر ثانی عمر بن عبدالعزیز نے یہ دندان شکن جواب دے کر ساکت کر دیا کہ خراج زمین پر ہے ، اور زکوٰۃ (عشر) دانوں یعنی زمین کی پیداوار پر ہے ، امام بیہقی کی کتاب الخراج میں امام زہری رحمۃ اللہ سے مروی ہے ، کہ عہد نبوی سے برا

لگان ومعاملہ وغیرہ مسلمانوں پر شاہی ایجاد ہے ، شرعی حکم نہیں ، اگر لگان زمین کا جو خلاف شرع ہو ، خواہ وہ ۴ فی بیگہ ہو یا ۴ع یا اس سے زائد زمیندار پر ہو یا غیر زمیندار پر ادا نہ کیا جائے ، تو شرعاً کوئی حرج نہیں ، اور زمیندار ہو یا غیر زمیندار اگر زکوٰۃ (عشر) نہ ادا کرے تو شرعاً سخت مجرم ، یعنی کافر ہے ، حدیث میں ۔

ہذا کے متعلق ائمہ اربعہ کا مذہب :

یہ مسئلہ معارک عظیم سے ہے ، امام مالک وامام شافعی وامام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم کا یہ مذہب ہے ، کہ خراج وعشر دونوں لازم ہیں ، اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں سوائے خراج کے اور کچھ لازم نہیں ۔ چنانچہ ہدایہ میں ہے :

لا عشر فی الخارج من ارض الخراج اھ))

ہ :

ں الشافعی ومالک واحمد یجمع بینھما لانھما حقاف ذاتا ومحلا وسببا ومصرفا اھ))

ہ :

بت منع الجمع بین العشر والخراج بدلیل شرعی))

''یعنی عشر اور خراج میں تفریق کرنا کسی دلیل شرعی سے ثابت نہیں (کہ وہ دلیل خراجی زمین سے عشر کو مانع ہو)''

ں :

اجماع مع خلاف عمر بن عبدالعزیز والزہری بل لم یثبت عن غیرھما التصریح بخلافھما انتھیٰ))

''یعنی عمر بن عبدالعزیز وامام زہری جیسے حضرات سے اس کے خلاف منقول ہے ، تو پھر اجماع کہاں رہا ۔ بلکہ ان دونوں کے سوائے کسی سے بھی اس کے خلاف تصریح ثابت نہیں ۔''

کان متیعاًلہ مقتضیا لاثارہ)) رہا صاحب ہدایہ کا ((لا یجتمع عشر وخراج فی ارض مسلم)) سے استدلال کرنا ، سواول تو حنفیہ کے امام ابن ہمام نے ((یہ حدیث ضعیف)) دوم علامہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے درایہ ص ۲۶۸ میں لکھا ہے کہ حدیث :

یجتمع عشر وخراج فی ارض مسلم الی قولہ وفیہ یحییٰ بن عنبسۃ وھو راہ وقال الدارقطنی ھو کذاب))

''یعنی یہ حدیث ضعیف ہے ، اس میں یحییٰ بن عنبسہ راوی واہی اور کذاب ہے ۔''

لیکن میں کہتا ہوں کہ صاحب ہدایہ کا اس سے استدلال پکڑنا بالکل غلط ہے ، کیوں کہ حدیث میں لفظ ''مسلم'' کا صاف بتا رہا ہے کہ مسلمان پر یہ دونوں چیزیں نہیں یعنی امام وقت وبادشاہ وقت کو چاہیے کہ ایک مسلم شخص پر زکوٰۃ کے ہمراہ خراج لگان وغیرہ نہ لگائے اگر کوئی بادشاہ اس مسلمان پر جو صاحب نصاب

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد 7 ص 159-162

محدث فتویٰ